جلد ۱۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۶ جولائی ۱۹۰۸ء مطابق ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۲۶ھ | نمبر ۴۲

اب اسکی بہت بڑی ضرورت ہے

اس سے پہلے جب میں نے قومی معاملات پر مضامین لکھے ہیں تو قومی اتحاد پر سب سے اول زور دیا ہے۔ اور دراصل یہی بنیادی پتھر کسی قوم کے قوم بننے کا ہے۔ ہماری قوم اس امر میں دوسرے تمام مذاہب اور انکے فرقوں سے ممتاز ہے اسلئے کہ وحدت پیدا کرنے کے جس قدر ذریعے ہیں۔ ان میں سے افضل اور عملی طور پر مفید اور مجرب یہی ثابت ہوا ہے۔ کہ وہ قوم ایک امام کے نیچے ہو۔ خدا تعالےٰ کا ایک خاص فضل اور احسان ہے کہ ہم نے ایک امام کو جو خدا تعالےٰ کی طرف سے اصلاح عالم کے لئے مامور ہو کر آیا تھا۔ اپنا امام تسلیم کیا اور ایک عرصہ تک اسکی تربیت میں ہم نے اس فضل اور فیض کو حاصل کیا۔ جو وحدت پر آیا کرتا ہے اب جبکہ وہ خدا تعالےٰ کی مشیت اور منشاء کے ماتحت ہم سے جدا ہو گیا ہے یہ وقت امتحان کا وقت تھا اور بدخواہ دشمن آرزومند تھا۔ کہ اسوقت تفرقہ پیدا ہو کر یہ سلسلہ مٹ جائے گا۔ وہ اپنی اس تمنا میں شیطان کی طرح نامراد رہا۔ دراصل اس نے اندازہ کرنے میں غلطی کھائی۔ وہ اس کو محض خیالی یا بناوٹی سلسلہ سمجھتا تھا۔ بحالیکہ خدا تعالےٰ کی فوق الفوق اور وراء الورا طاقت و قدرت نے دکھا دیا تھا۔ کہ یہ درخت اس نے خود لگایا ہے اور وہ آپ اس کا نگہبان اور متولی ہے

بہرحال

خدا تعالےٰ نے حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر اپنی قدرت کا ہاتھ پھر دکھایا اور ہم سب کو ایک واجب الاحترام معالج کے ہاتھ میں ہاتھ دینے اور اسے اپنا امام یقین کرنے کی توفیق دی۔ پس ایک ایسی قوم جس کے اندر وحدت کی روح پھونکی جاچکی ہے۔ اور جبکہ خلیفۃ المسیح نے عہد لیا ہو کہ

میں اخوت اور محبت کو بڑھاؤنگا

تو ہمارا فرض ہونا چاہیے کہ ہم باہمی اخوت اور محبت کے رشتہ کو ایسا مضبوط اور مستحکم کریں کہ انما المؤمنون اخوۃ کا صحیح مضمون ہم پر صادق آجاوے۔

مگر اس سے پیشتر کہ ہم اس سلک میں منسلک ہوں۔ یہ بہت ضروری امر ہے کہ ہم اپنی قوم کے افراد کا پتہ لگائیں مجھے اس امر کی ہمیشہ آرزو رہی کہ کل افراد قوم کی باضابطہ مردم شماری ہو جائے۔ میں اپنی طاقت کے موافق اس میں سعی کی مختلف اوقات میں تحریکیں کیں اسوقت ان تحریکوں کو انہوں نے ہنسی اور مذاق میں اڑا دیا۔ میں نے خبر سنی شایع کیں تو بعض نے اسے تماشا سمجھا اور [illegible] تجویزیں کرنے والا قرار دیا میں ان باتوں سے گھبرایا نہیں اور نہ ایسے اعتراض سن کر برا مانا۔ میں نے اخلاص سے ایک بات کی تھی۔ قوم کی بہتری کے لئے ضرورت وقت سمجھکر کی تھی۔ آخر میری اس تجویز نے عملی رنگ اختیار کرنا شروع کیا اور وہی تجویز جو الحکم کے کالموں میں ایک وقت نہایت بے پرواہی اور کم توجہی سے دیکھی گئی تھی کہ تحصیل وار اور ضلع وار کمیٹیاں قائم ہوں اور ایک صدر انجمن ہو۔ آج ایک ثمردار درخت کی شکل میں نظر آتی ہے صدر انجمن احمدیہ موجود ہے اسکے ساتھ مختلف ضلع کی شاخیں اور دیہات کی انجمنیں وابستہ ہیں۔ ایسی صورت میں اس سے زیادہ خوشی میرے لئے کیا ہو سکتی ہے اسی طرح پر میں نے بہت زور دیا ہے کہ احمدی افراد کی ایک باضابطہ مردم شماری ہو۔ تاکہ کم از کم ہم ایک صحیح اندازہ پہنچیں۔ اور قومی تحریکوں کے لئے ہمیں پورا موقع ملے کہ یہ کام ایسا ضروری ہے جو میری اپنی رائے میں اسکے مقابلہ میں بعض کئی کام غیر ضروری ہیں۔ اسلئے میں یہاں اپنے احباب کو وہاں صدر انجمن احمدیہ کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اس فوری کام کی تکمیل کے لئے ایک یا ایک سے زیادہ آدمی مقرر کرکے

جو کل ہندوستان میں پھر کر باضابطہ نقشے طیار کریں اور تبلیغ کریں۔ جبتک وہ پوری فہرست مکمل نہ کر لیں۔ اس سلسلہ کو جاری رکھا جاوے۔ خواہ اسپر کچھ ہی خرچ ہو۔ اس سے پرہیز نہ کیا جاوے۔ اگر صدر انجمن اس مقصد میں کامیاب ہو گئی۔ تو اس کے پیش پا افتادہ کاموں کی تکمیل کے لیے بہت آسانیاں ہو جائیں گی۔

میں صدر انجمن احمدیہ کی خدمت میں یہ بھی آزادی اور دلیری کے ساتھ عرض کرنے کی جرأت کرتا ہوں کہ وہ قوم میں اہل الرائے لوگ پیدا کرنے کے لیے اپنے دائرہ کو وسیع کرے۔ تا کہ کام کرنے والے لوگ پیدا ہوں۔ اور وہ امر جو چند آدمیوں کی رائے تک محدود رہتا ہے۔ وہ بہت سے افراد کی رائے کے نیچے ہو۔ اس کو میں کھولکر کسی دوسرے وقت لکھونگا۔ کیونکہ یہ سوال انجمن کی کانسٹیٹیوشن کے متعلق ہے ہم میں سے کسی کا یہ کام نہیں ہونا چاہئیے۔ کہ اپنے خیالات کو نیک نیتی سے ظاہر کرنے میں ایسی حالت میں پرہیز کرے جب کہ ان کا اثر بھلا یا برا قوم پر پڑ سکتا ہو۔ تبادلہ خیالات ایک ایسی شے ہے جو انسان کو بہت کچھ سکھا سکتی ہے۔

میں اس جملہ معترضہ کی وجہ سے اصل مطلب سے دور جا رہا ہوں۔ یا اصل مطلب کی طرف دور چلا گیا۔ اس لیے میں صاف طور پر عرض کرتا ہوں کہ اسوقت ضرورت ہے اس امر کی کہ قوم کی مردم شماری کا مناسب انتظام کیا جاوے اور اس کے لئے جو کچھ ہی خرچ ہو۔ اس کی پرواہ نہ کی جاوے۔ ہاں اس کام کے لئے موزوں آدمیوں کا انتخاب بھی انجمن کا بہترین فرض ہو۔

احمدی قوم کے واعظین

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تبلیغ اور اشاعت کے لئے مبلغین اور واعظین کی ایک خاص جماعت کی ضرورت ہو اور یہ ضرورت آج ہی نئی محسوس نہیں ہوئی۔ اس سے پہلے سنہ ۱۹۰۵ء میں بھی خادم الحکم میں اس ضرورت پر متعدد مضامین لکھے گئے تھے مگر تجربہ نے بتایا کہ شاید اس کے لئے وہ وقت مناسب نہ تھا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس ضرورت کو محسوس فرمایا۔ اور قوم میں تحریک بھی فرمائی جیسا کہ الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت میں اشتہار **مفید الاخبار** وہ تحریک کی تجدید کر کے حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالیٰ نے کیا اور اشارہ سے چھاپا گیا ہے۔ مگر یہ تحریک طاعون اور بعض دوسری وجوہات کی بنا پر ملتوی ہوتی آئی حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے آخری ایام میں اس تحریک میں پھر حرکت پیدا ہوئی۔ اور حضرت اقدس نے ارادہ فرمایا۔ کہ کچھ لوگ ایسے ہوں جو اپنی زندگیاں وقف کریں تا کہ انہیں اطراف و اکناف عالم میں تبلیغ و ہدایت کے لئے بھیجا جاوے ہمارے چند احباب نے ایسے وقف نامے بھیجے جن کی یادداشت اگر میں غلطی نہیں کرتا۔ میرے محترم بھائی مفتی محمد صادق صاحب کے پاس ہو گی۔ اب خلیفۃ المسیح نے اس تحریک کو پھر زندہ کیا ہے اور عملی طور پر اس سے کام لینا چاہا ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنے اقرار بیعت میں اشاعت اسلام کے لئے سعی کو داخل فرمایا ہے۔ اور ہم میں سے ہر فرد جس نے آپ کے ہاتھ پر بیعت اطاعت کی ہے۔ اس بات کا پابند ہے۔ کہ وہ اشاعت اسلام کے لئے کوشش کرتا رہے اب اشاعت اسلام کے طریق کا سوال قابل غور رہ جاتا ہے میری اپنی سمجھ میں اسوقت ہمیں دو ضرورتیں ہیں۔ ایک حفاظت اسلام دوئم اشاعت اسلام۔

اگرچہ یہ سچ ہے کہ حفاظت اسلام کا ذمہ وار خود اللہ العالمین ہے جیسا کہ اس نے فرمایا ہے۔

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

مگر اس حفاظت کے مختلف طریق ہیں اور مختلف رنگوں میں وہ اس کی حفاظت فرماتا ہے منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ وہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کو بھیجتا ہے جو عملی اور علمی غلطیوں سے اسلام کو پاک کرتا ہے اور اپنے اسوہ اور نمونہ سے اسلام اور اس کی برکات کا ثبوت دیتا ہے یہ سب سے بڑھکر زبردست اور قابل قدر ہے اور در اصل اسلام کی حفاظت اس کی تعلیم پر

عمل ہے

یہ ایک ایسا مستحکم اور مستحسن ذریعہ ہے۔ کہ صرف اسی کی تجدید کے لئے اللہ تعالےٰ ہر صدی پر

مجدد بھیجتا ہے

اور یہی ایک غرض تھی۔ جو ہمارا آقا ہمارا محبوب مولا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا میں آیا اور اپنا کام کر کے ہم سے رخصت ہوا۔ لیکن عمل کے لئے ضرورت ہے علم کی۔ جب تک مسلمان قرآن مجید کے مضامین اور تعلیمات سے واقف ہی نہ ہوں۔ انکے اندر عملی قوت کیونکر پیدا ہو سکتی ہے۔ میری اپنی سمجھ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مدارج اور اوصاف میں جہاں یہ لکھا ہے۔ یتلوا علیھم ایاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتب والحکمۃ وہاں تزکیہ کا طریق یعلمھم الکتب والحکمۃ بھی بتایا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اسوقت ایک تو ہمیں ضرورت ہے۔ حفاظت اسلام کی۔

اسلام پر مختلف مذاہب کے لوگ مختلف طریقوں سے حملہ کر رہے ہیں۔ اور جہاں انہیں موقع ملے وہ اسلام کے گلہ میں سے بعض بھیڑوں کو پکڑ لیجاتے ہیں اور اس طرح پر انہوں نے کئی لاکھ کو مرتد اور گمراہ کر دیا ہے اس سے پہلے تو یہ خطرہ اسلام کو عیسویت کی ہی طرف سے تھا۔ اب دوسرے مذاہب سکھ اور آریہ بھی اس سے حصہ لینے لگے ہیں۔ پس حفاظت اسلام کی تہ ہی میں اشاعت اسلام کا راز مخفی ہے۔ اگر ہم لوگ اپنے نمونوں سے اسلام کی خوبیاں دکھانے کے قابل ہو سکیں تو اسلام کی اشاعت کا سلسلہ خود بخود وسیع ہونے لگیگا۔

میں اصل مطلب کی طرف آ کر پھر کہتا ہوں کہ واعظین کی ضرورت ہے۔ اور یہ واعظین اپنی علمی اور عملی قابلیت کے لحاظ سے نمونہ ہونے چاہئیں اس سے میری مراد یہ ہرگز نہیں کہ وہ کسی یونیورسٹی کے تعلیم یافتہ اور ڈپلوما ہولڈر ہوں نہیں بلکہ خواہ وہ ایسی ہی کیوں نہ ہوں لیکن اسلام کے صحیح عقاید سے واقف ہوں اور حتی الوسع قرآن کریم کی تعلیم اور ہدایت کے عامل ہوں۔ انہیں اس بات کا بھی علم ہو کہ مختلف مذاہب کن راہوں سے اسلام پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ اور یہ امر خدا کے جری اور برگزیدہ بندے حضرت مسیح موعود نے ایسے طور پر کھول دیا ہے۔ کہ اسپر زیادہ لکھنے کی حاجت نہیں۔ جو لوگ اس مقصد کے لئے نکلیں ہوں انکا فرض ہونا چاہئیے۔ کہ وہ قادیان میں ایک عرصہ تک رہیں اور قادیان میں اس غرض کے لئے ایک کلاس (انجمن) ہو جسمیں مختلف مضامین مذاہب پر غور و فکر کیا جاوے۔ اور آپس میں مباحث ہوں۔ ایسے لوگ جو یہاں سے نکلینگے۔ وہ خدا کے فضل سے مفید ثابت ہونگے۔ اور ہاں یہ میں کبھی پہلے الحکم میں لکھ آیا ہوں کہ ایسے لوگوں کو دست خود دہان خود کا مصداق بنا کر روانہ نہیں کرنا چاہئیے۔ کہ چند چگو اور پیٹ پالو بنیں انجمن ان کے لئے ایک فنڈ قایم کرے اور انکی ضروریات کے متکفل کے لئے راہ نکالے۔ تا کہ وہ

پراگندہ روزی پراگندہ دل

کے مصداق نہ ہوں اور قوم میں ذلیل نہ سمجھے جاویں بلکہ انکا ایک وقار اور عظمت ہو قوم جب تک خود انکی قدر نہ کریگی دوسرے کیا کرینگے پس ایسی گروہ کے طیار کرنے کے لئے بہ خاص فکر کرنی چاہئیے

کلماتِ طیّباتِ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہرچند اس زبان مبارک کی باتیں ہمیں سنائی نہیں دیتی ہیں جس پر خدا تعالےٰ کی پاک وحی اپنے اوقات پر جاری ہوتی تھی تاہم ایڈیٹر الحکم کے پاس یادداشتوں کا ایک کافی ذخیرہ ہے جس میں سے وہ اپنے ناظرین کے لئے کم از کم مہینے میں دوبار آپ کے کلمات کا تحفہ پیش کرتا رہیگا۔ جب تک خدا چاہے (ایڈیٹر)

۳ اکتوبر ۱۹۰۰ء - آج حضرت اقدس صرف مغرب کی نماز میں تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ آج میں کنز العمال میں مہدی کی حدیثوں کو دیکھتا تھا۔ ۵ حدیثیں ایسی لکھی ہیں کہ جن میں صاف لکھا ہے۔ کہ آتے ہی جنگ و جدال اور قتال شروع کریگا۔ ادہر مارا ادہر قتل بس اسکا یہی کام ہوگا۔ **فرمایا** میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ یہ کس قسم کی اصلاح ہے۔ حالت تو یہ ہے کہ بعد زمانہ ہی بجائے خود بہت کچھ قابل رحم حالت ہوتی ہے اور اسپر تو ہزاروں فتنے اور آفتیں ہی ہونگی **پھر قتال سے کیا فائدہ؟** خیر آخر میں یہ بھی لکھدیا ہے **لامہدی الاعیسےٰ** فرمایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نجات قرآن سے ہی ہے جب ہم اس ترتیب کو دیکھتے ہیں کہ ایک طرف تو رسول اللہ کی زندگی کے دو ہی مقصد بیان فرمائے ہیں۔ تکمیل ہدایت۔ اور تکمیل اشاعت ہدایت اور اول الذکر تکمیل چھٹے دن یعنے جمعہ کے دن ہوئی جب کہ **الیوم اکملت لکم** نازل ہوئی اور دوسری تکمیل کے لئے بالاتفاق مانا گیا ہے۔ کہ وہ مسیح ابن مریم یعنے مسیح موعود کے زمانہ میں ہوگی۔ سب مفسروں نے بالاتفاق لکھدیا ہے کہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ کی نسبت لکھتے ہیں۔ کہ یہ مسیح موعود کے زمانہ میں ہوگی۔ اور جبکہ پہلی تکمیل چھٹے دن ہوئی۔ تو دوسری تکمیل بھی چھٹے دن ہی ہونی چاہئے تھی۔ اور قرآنی دن ایک ہزار برس کا ہوتا ہے۔ گویا

مسیح موعود چھٹے ہزار میں ہوگا

پھر فرمایا۔ کہ قرآن ہی پڑھنے کے قابل ہے کیونکہ قرآن کے معنے ہی یہ ہیں ضمناً یہ بھی فرمایا کہ آریوں نے قرآن کریم کے نہ سمجھنے سے خیر الماکرین وغیرہ الفاظ پر اعتراض کیا ہے۔ حالانکہ خود وید میں اِندر کو بڑا مکار لکھتا ہے۔

پھر مہدی کی حدیثوں کی نسبت فرمایا کہ سلطنت کے خیال سے وضع کی گئی ہیں۔

۱۴ - اکتوبر ۱۹۰۰ء سیر کیوقت آدم علیہ السلام کی پیدائش کے متعلق ذکر تھا۔ فرمایا کہ آدم عصر کیوقت چھٹے دن پیدا ہوا تھا۔ اُسوقت مشتری کا دورہ ختم ہو کر زحل کا شروع ہونیوالا تھا چونکہ زحل کی تاثیرات خونریزی اور سفاکی ہیں۔ اسلئے ملائکہ نے اس خیال سے کہ یہ زحل کی تاثیرات کے ماتحت پیدا ہوگا۔ یہ کہا اتجعل فیہا من یفسد فیہا۔ اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جسطرح انسان ارضی تاثیرات اور بوٹیوں کے خواص سے واقف ہوتا ہے اسطرح پر آسمانی مخلوق آسمانی تاثیرات سے باخبر ہوتی ہے۔

پھر فرمایا کہ ایاک نعبد میں جہاں الرب الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین کے حسن و احسان کی طرف سے تحریک ہوتی ہے وہاں انسان کی عاجزی اور بے کسی بھی ساتھ ہی محرک ہوتی ہے اور وہ ایاک نستعین کہہ اٹھتا ہے **پھر فرمایا** دعا بہترین دعا وہ ہوتی ہے۔ جو جامع ہو تمام خیروں کی۔ اور مانع ہو تمام مضرات کی اسلئے انعمت علیہم کی دعا میں آدم سے لیکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک کے کل منعم علیہم لوگوں کے انعامات کے حصول کی دعا ہے۔ اور غیر المغضوب علیہم ولا الضالین میں ہر قسم کی مضرتوں سے بچنے کی دعا ہے۔

پھر فرمایا کہ اسلام کی نسبت جو کہتے ہیں کہ تلوار سے پھیلا یہ بالکل غلط ہے اسلام نے تلوار اسوقت تک نہیں اٹھائی۔ جب تک سامنے تلوار نہیں دیکھی۔ قرآن شریف میں صاف لکھا ہے کہ جس قسم کے ہتھیاروں سے دشمن اسلام پر حملہ کرے اسی قسم کے ہتھیار استعمال کرو مہدی کے لئے کہتے ہیں۔ کہ آکر تلوار سے کام لیگا۔ یہ صحیح نہیں۔

اب تلوار کہاں ہے جو تلوار نکالی جاوے

پھر افسوس تو یہ ہے کہ باوجودیکہ مسیح ان لوگوں کے مسلمات کو تسلیم کرلے گا۔ اور فرشتوں کے ساتھ آسمان سے اُتریگا۔ مگر پھر بھی اس پر کفر کا فتوےٰ دیا جائیگا (جیسا کہ کتابوں سے ثابت ہے) بلکہ ایک شخص اٹھکر کہدیگا۔ **ان ھذا الرجل غیر دیننا**

آخر میں فرمایا۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہماری جماعت کے لوگ ان **دلائل سے باخبر ہوں** تا کہ کسی محفل میں ان کو شرمندہ نہ ہونا پڑے اور فرمایا کہ میر محمد سعید صاحب حیدرآبادی اور یعقوب علی اور اور چند دوست ایسی کتابیں سوال و جواب کے طور پر تالیف کریں۔ جو ہمارے مقاصد کو لئے ہوئے ہوں۔ اور مدرسہ میں رائج کی جاویں۔

(یہ نوٹ اب پرانی نوٹ بکوں کے معاینہ سے معلوم ہوا اس لئے میں میر محمد سعید صاحب کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس حکم کی تعمیل کے لئے سعی کریں۔ اور انشاء اللہ خاکسار بھی توجہ کریگا۔ (ایڈیٹر)

۲۰ - اکتوبر ۱۹۰۰ء - مولوی جمال الدین صاحب سیدو والہ سے تشریف لائے ہوئے تھے ان کے واقعات سنتے رہے اور پھر فرمایا۔ کہ آج میں ایدناہ بروح القدس کی بحث لکھتا تھا۔ اس میں میں نے بتایا ہے کہ مسیح کی کوئی خصوصیت نہیں روح القدس کے فرزند وہ تمام سعادت مند اور راستباز ہیں جن کی نسبت ان عبادی لیس لک علیہم السلطان وارد ہے۔ اور قرآن کریم سے دو قسم کی مخلوق ثابت ہوتی ہے اول وہ جو روح القدس کے فرزند ہیں۔ اور بن باپ پیدا ہونا تو کوئی خصوصیت نہیں۔ دوم شیطان کے فرزند

۲۱ - اکتوبر ۱۹۰۰ء سیر میں علماء سو کی حالت پر افسوس کرتے ہوئے فرمایا کہ کوئی ایسا آدمی ہو جو ان کو جاکر سمجھاوے اور کہے کہ تم کوئی نشان لکر صدق دل سے دیکھو پھر فرمایا کہ یہ لوگ کم ہی امید ہے کہ رجوع کریں۔ مگر جو **آیندہ ذریت ہوگی وہ ہماری ہی ہوگی۔**

۲۴ - اکتوبر ۱۹۰۰ء سیر میں بہشت دوزخ کے مسئلہ پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ جہاں خدا تعالےٰ نے یہ ذکر فرمایا ہے وہاں بہشت کے انعامات کے لئے فرمایا۔ عطاءً غیر مجذوذ اور یونہی ایسا ہی چاہئے تھا۔ اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو امید ہی نہ رہتی اور مایوسی پیدا ہوتی۔

بہشت کے دوامی انعاموں کو دیکھکر مسرت بڑھتی ہے اور دوزخ کے ایک معیّن عرصہ تک ہونے سے امید پیدا ہوتی ہے۔ ایک شاعر نے اسکو یوں بیان کیا ہے۔

گویند کہ بمحشر جستجو خواہد بود + وآن یار عزیز تندخو خواہد بود
از خیر محض شرے نیاید ہرگز + خوش باش کہ انجام بخیر خواہد بود

پھر فرمایا ہمارا ایمان یہی ہے کہ دوزخ میں ایک عرصہ تک آدمی رہیگا۔ پھر نکل آئیگا۔ گویا جن کی اصلاح نبوت سے نہیں ہوسکی۔ ان کی اصلاح دوزخ کرے گا حدیث میں آیا ہے۔ یاتی علی جھنم زمان لیس فیھا احد یعنے جہنم پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اس میں کوئی متنفس نہیں ہوگا اور نسیم صبا اس کے دروازوں کو کھٹکھٹائے گی۔

معجزات مسیح پر گفتگو کے سلسلہ میں فرمایا۔ کہ معجزات تین قسم کے ہوتے ہیں۔ دعائیہ ارہاصیہ اور قوت قدسیہ کے معجزات۔ ارہاصیہ میں دعا کو دخل نہیں ہوتا۔ قوت قدسیہ کے معجزات ایسے ہوتے ہیں جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی میں انگلیاں رکھدی تھیں اور لوگ پانی پینے چلے گئے۔ یا کنوئیں میں لب گرادیا اور اس کا پانی میٹھا ہوگیا مسیح کے معجزات اس قسم کے بھی تھے۔ خود ہم کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے

مختصر نوٹ اور واقعات

حضرت مسیح موعودؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام فی الحقیقت دنیا کے لئے ایک ابر رحمت ہو کر آئے تھے اور **شہزادہ امن** کی حیثیت سے آپ نے اپنا کام کیا۔ آخری ایام آپ کے جس مقدس غرض کو پورا کرنے میں بسر ہوئے وہ **پیغام صلح** کی تحریر تھی جس کے ذریعہ آپ ہندو مسلمانوں کے درمیان منافرت کے بڑھتے ہوئے سلسلے کو الفت اور محبت سے بدل دینا چاہتے تھے۔ وہ لیکچر لاہور کے ایک بڑے مجمع میں پڑھا گیا اور اس کی ہزاروں کاپیاں ملک میں شایع کیگئی ہیں۔ اور ہزاروں شایع ہونگی۔ برادران وطن نے اس پیغام کا کیا جواب دیا۔ ابھی اس کے سننے کے لئے ہمیں کچھ عرصہ تک انتظار کرنا چاہیئے لیکن چونکہ ہمارے امام و مقتدا کی یہہ آخری وصیت ہے اسلئے ہم میں کا ہر ایک فرد اس امر کے لئے کوشش کریگا۔ کہ ہندو مسلمانوں میں اتحاد کا سلسلہ وسیع کیا جائے۔ اور یہ اتحاد نفاق کے رنگ میں نہ ہو۔ بلکہ نہایت اخلاص اور وفاداری سے ہو اس لئے وقتاً فوقتاً اس تحریک کو میں تازہ کرتا رہونگا انشاءاللہ

صوبہ بنگال کی کونسل کے دو ہندو ممبروں نے لفٹنٹ گورنر کے حضور اظہار وفاداری کیا۔ اور وہ ایسٹر اکبہادر نے اس پر اظہار خوشنودی فرمایا۔ اسپر ایک مسلمان ہمعصر طعنہ دیتا ہے کہ اگر کسی مسلمان کی طرف سے اس قسم کے خیالات کا اظہار ہوتا تو اسے ڈرپوک بزدل وغیرہ کہا جاتا۔ ہمری رائے میں اس قسم کی طعنہ زنی منافرت کو بڑھاتی ہے۔ کیوں معزز ہمعصر یہہ نہیں سمجھ لیتا کہ صبح کا بھولا ہؤا شام کو گھر آگیا۔ اگر وہی خیالات جو ہم لوگوں میں گورنمنٹ کی نسبت پیدا کرنے چاہتے ہیں ہماری ہمسایہ قوم کے لیڈر ہمیں ہمارے ہمخیال ہو کر سنو یہ ہوں تو قابل شکر گذاری ہے اور انہیں اپنے بہت قریب سمجھنا چاہیئے۔ نہ یہہ کہ ان کی غلطی یاد کرا کر انہیں بھڑکانے کی کوشش کی جاوے آخر ہم اور وہ دونو   تاش ہیں ؛۔

قومی ضروریات کا احساس جن لوگوں میں پیدا ہو ہی قوم کے جسم کے صحیح الحس اعضا ہیں ورنہ دوسرے جو قوم کی درماندہ حالت کو دیکھتے ہیں۔ اور ذرا بھی محسوس نہیں کرتے۔ ان کا عدم وجود برابر ہے پھر اس احساس میں بھی ایک خاص امر قابل لحاظ ہی۔ کہ قومی ضروریات کے پورا کرنے میں جو سعی کی جاوی وہ محض اخلاص اور ہمدردی پر مبنی ہو۔ نہ کہ ریا اور نمایش پر۔ ازیبل راجہ تصدق رسول خان صاحب بہادر کے سی۔ ایس۔ آئی تعلقہ دار جہانگیر آباد نے جدید خطاب کی خوشی پر پچیس ہزار کی لاگت کا ایک بورڈنگ ہوس علیگڈہ کالج میں بنوانا تجویز کیا ہے۔ اس خبر کو تار برقی کے لئے جسقدر شہرت دی گئی ہے۔ وہ اس کی نمایش کے لئے کافی ہے مگر میں تو ایک خوشی کی تقریب پر اظہار خوشی کی اس راہ کو بہت ہی پسند کرتا ہوں اس سے دوسروں کو بھی تحریک تو ہوگی کہ ہم اپنی خوشیوں کی تقریب پر بجائے فضول اور لغو طریق پر خرچ کرنے کے قومی انسٹیٹوشنز کو نہ بھولیں۔

اسلامی دنیا کا مطلع سخت غبار آلود اور مکدر ہو رہا ہے۔ اگر کوئی شخص ایک بلند مینار پر کھڑا ہو کر نیچے نگاہ کرے۔ تو اس کو اسلامی دنیا میں خونی منظر نظر آئیگا۔ جو لوگ اخبار پڑھنے کے عادی ہیں انہیں معلوم ہے۔ کہ مراکش۔ مقدونیہ۔ یمن اور ایران کی حالت آج کل کیا ہو رہی ہے اور یورپی سلطنتیں ان اسلامی ممالک میں ایک یا دوسری وجہ سے رسوخ اور اقتدار پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ مگر مسلمان ہیں کہ وہ اپنے نفع نقصان کو نہ سوچکر خانہ جنگیوں پر تلے ہوئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اس گھر کو جلا دینے کے لئے گھر ہی کا چراغ کافی ہوگا۔ آہ! مسلمانوں کی یہ حالت اور پستی سخت دکھہ دینے والی ہے مگر اسکا علاج کیا ہے؟ اگر کوئی علاج ہے تو وہ ایک ہی ہے

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا

اگر اسی علاج سے فائدہ نہ اٹھایا گیا۔ تو یہ رہا سہا نام و نشان مٹ جائیگا

بمبئی کی ملوں کے مزدوروں نے فساد کر دیا۔ جبکا اندیشہ ظاہر کیا جاتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ فساد مسٹر بال گنگادہر تلک سے اظہار ہمدردی کے لئے ہؤا ہے جس ملک میں ایسے خیر خواہ اینڈ لیڈر دوست کے ہوں اس کی بدنصیبی میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔ کیا یہہ بھی کوئی ہمدردی کا طریق ہے کہ اپنی اور اپنے ہمسایوں کی جان خطرہ میں ڈالی جاوے۔ اس قسم کی وحشیانہ حرکات قیام امن کے لئے گورنمنٹ کو مجبور کرتی ہیں کہ وہ سختی سے نوٹس لے۔

بنگہ کے راجہ صاحب نے کہتری ہائی سکول بنارس کے لئے دس لاکھ روپیہ کا عظیم عطیہ مرحمت کیا ہے اور اس کے علاوہ عمارت کے لئے ایک لاکھ روپیہ دیا ہے سوائے کہتری قوم کے اور کسی قوم کے لڑکے اس سکول میں تعلیم نہ پا سکیں گے۔ اس قسم کی حد بندیاں اور قیود ہی ہندو مسلمانوں میں نفرت پھیلانے کا ذریعہ ہوتی ہیں اپنی تعلیم کے معاملے میں بھی اگر ہم اکٹھے نہیں ہو سکتے تو پھر باہمی اتحاد اور اتفاق کی تعلیم اور خیال محض ایک بیہودہ بات ہوگی۔ تعلیمی کاروں میں اگر ہندو مسلمانوں کی کوششیں متحد ہوں تو میں سمجھتا ہوں۔ کہ بہت سا روپیہ دونوں قوموں کا بچ سکتا ہے اور وہ قومی بھلائی کی دوسری تجاویز پر صرف ہو سکتا ہے اگر کہتری قوم کے سربرآوردہ اصحاب راجہ صاحب بنگہ کی اس تجویز کی اصلاح کے لئے کوئی میموریل بھیج سکیں۔ تو ان کی ایسی ساعی ملک میں اتحادی نکتہ خیالی سے نہایت قابل قدر ہونگی۔ اور اگر اس قسم کی تفریق معمولی اور مشترکہ کاموں میں بھی جایز رکھی جاسکتی ہے۔ تو پھر دوسروں سے یہ توقع کیوں کی جاتی ہے۔ کہ وہ ہمارے ساتھ مساوات کے اصول برتیں۔

اگر در خانہ کس است حرفے بس است

لاہور کے ڈپٹی کمشنر صاحب نے اپنے ہیڈ کلرک اور محرر کو معقول انعام دلوایا ہے۔ کہ انہوں نے رشوت دینے والوں کو گرفتار کرا دیا۔ رشوت ستانی کے بڑھتے ہوئے رواج کو روکنے کے لئے یہ عمدہ ذریعہ ہے مگر بعض رشوتیں ایسے طور پر لی جاتی ہیں۔ کہ سب جانتے ہیں اور وہ بڑی سنگین ہوتی ہیں۔ مثلاً سرکاری مالیہ جب خزانہ میں داخل ہوتا ہی تو خزانچی صاحب فی نمبردار ایک روپیہ کم از کم ضرور لے لیتے ہیں۔ ورنہ نمبرداروں کو عجیب مشکلات پیش آتے ہیں۔ اور یہہ ہر فصل پر لیا جاتا ہے۔ اب اسکا تدارک اور انسداد ہو۔ تو کیونکر ہو اس کی ایک ہی صورت ہی۔ کہ نمبردار مفت وہ روپیہ بذریعہ ڈاکخانہ روانہ کریں۔ اور اسکا کمیشن سرکار ادا کرے۔ تب امید ہی کہ یہ رشوت یا اسکا کچھہ اور نام رکھو۔ بند ہو۔ مجھے معلوم ہؤا ہی۔ کہ ضلع گورداسپور میں چار ہزار گاؤں ہی اگر فی گاؤں ایک نمبردار ہی فرض کر لیا جاوے تو سمجھہ لو۔ کہ ۱۶ ہزار روپیہ سالانہ نمبرداران کو نذرانے میں دینا پڑتا ہے۔ بہر حال رشوت ستانی کا انسداد بھی بہت ضروری امر ہی جو گورنمنٹ اور اہل ملک کے لئے یکساں قابل لحاظ ہی ؛۔

مہاراجہ صاحب بڑودہ نے حال میں ایک عجیب اور قابل قدر سرکلر جاری کیا ہے۔ کہ ریاست کی نئی لیجسلیٹو کونسل میں صرف وہ لوگ ممبری کے لئے امیدوار ہو سکیں گے جو ذات پات کے قیود توڑ کر ہر شخص سے مصافحہ کر سکیں۔ ہز بڑودہ کے حکمران کی روشن ضمیری اس سے پہلے بھی قابل تعریف ہے۔ وہ اپنی ریاست میں جو کام کر رہے ہیں۔ وہ ان کے ہمعصروں کے لئے واجب التقلید ہیں۔ اس آزاد خیال اور وسعت حوصلے سے امید ہی کہ ہندو مسلمانوں اور دوسرے لوگوں میں ایک قسم کا سوشل اتحاد پیدا ہوگا۔ اور اسکے خوشگوار ثمرات قابل قدر ہونگے۔ کیا دوسرے رئیس اسی نظر سے کوئی فائدہ اٹھائینگے اور کم از کم ہماری برادران وطن ہندو اس قسم کے سوشل تعلقات کو مضبوط کرنے کے لئے قدم بڑھائیں گے ؟

معزز ہمعصر البشیر نے **پیغام صلح** کا وہ حصہ جو ہمعصر بجنور

نے شایع کیا منجملہ اپنے کالمون مین چھاپ کر اپنی وسعت حوصلہ کا ثبوت دیا ہے اور مین دیکھتا ہون کہ ہمعصر مذکور نے مسلمانون کے اس طریق کو سخت ناپسند کیا ہے جو انہون نے حضرت اقدس ع کی وفات کے بعد ظاہر کیا۔ ایساہی اسنے **پرکاش** کے ایک سخت بیہودہ اور قابل نفرت مضمون پر اسکا جواب اپنے ایک مضمون نگار کی طرف سے چھاپ کر ہمین شکرگذاری کا موقعہ دیا ہے ورنہ بہت سے ہمعصرون کی تنگ خیالیان قابل افسوس ہین۔

وکیل لکھتا ہے۔ کہ یورپین اندازے کے مطابق چین کی اسلامی آبادی ساڑھے تین کروڑ نفوس کی ہے ولایتی اخبارات متعجب ہین کہ وہان اسلام اپنی پوری طاقت سے بڑھ رہا ہے گو لباس اور طرز ماند و بود مین چینی مسلمان اپنی دیگر ہمسایہ قومون سے مختلف نہین ہین۔ مگر بہادری۔ استقلال اور اخوت و اتحاد کے لحاظ سے وہ مسلمانان ہند سے بالکل مختلف ہین۔ ہندوستان اور چین کے مسلمانون کو دیکھکر ایک سیاح ان کو کبھی ایک مذہب کا پیرو ماننے کے لئے طیار نہ ہوگا۔ وہان بہت سے مسلمان طلباء ہر سال صنعت و حرفت کی تعلیم کے لئے انگلستان اور دیگر ممالک مین بھیجے جاتے ہین اگرچہ چین مین افیون نوشی کا بہت رواج ہے مگر چینی مسلمان افیون کا استعمال بالکل نہین کرتا۔ بلکہ تمباکو کو بھی شراب کی طرح حرام جانتا ہے :۔

ملک مین کیا ہو رہا ہے

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ؟ ہندوستان کی نجات اور آزادی کے خواہشمند کے خواب دیکھنے والے جو حرکات بم بازی اور بم اندازی کی کر رہے ہین۔ اس سے کبھی بھی محب ملک و قوم کو ہمدردی نہین ہو سکتی۔ بنگال مین جو راز سرکاری گروہ نے کھولے ہین۔ انپر نظر کرتے ہوئے بے اختیار اس گروہ کو **ملک کے لئے لعنت** کہنا پڑتا ہے۔ وہ انسانیت کے جامے سے نکل کر خونخوار درندے اور ڈاکو ثابت ہو رہے ہین۔ جن طریقون سے روپیہ جمع کرنے کی تجویزین کی گئین۔ کیا انہین معلوم کرکے کوئی صائب الرائے خوش ہو سکتا ہے ؟ کیا ڈاکوؤن اور راہزنون سے امید ہو سکتی ہے کہ وہ انصاف و اعتدال کی میزان ہاتھ مین لین گے ؟ اس سے بھی بڑھکر جو قابل توجہ امر اس تحقیقات مین ظاہر ہوا ہے۔ وہ بعض سنجیدہ مزاج ملازمین کا تعلق ہے اور اس سے بڑھکر نمک حرامی کیا ہوگی۔ مدناپور مین ایک سب انسپکٹر پولیس کی تلاشی ہوئی۔ اور اس کے گھر سے بم کا گولہ نکلا۔ اور ایک فہرست قومی والنٹیرون کی ملی جسمین اسکا نام بھی درج تھا۔ اہل ملک کا فرض ہے کہ وہ متفق ہوکر اس محنت سے اپنے ملک کو بچائین اور ان لوگون سے احتراز کرین۔ جو احسان فراموش اور غدار ہین۔

> با خویشتن چہ کردی کہ با ما کنی نظری
>
> حقا کہ واجب آمد ز تو احتراز کردن.

مسٹر تلک کالے پانی بھیجے گئے

اوپر کے نوٹ کی سیاہی ابھی ختم نہین ہونے پائی تھی کہ مسٹر تلک کی سزایابی کی خبر موصول ہوئی۔ یہ خبر بظاہر سخت رنجدہ ہے۔ مسٹر تلک پر تین الزام ثابت ہوئے۔ اور انہین چھ سال قید اور ایک ہزار روپیہ جرمانے کی سزا ہوئی۔ اور ملزم کی عمر اور تلک کے امن دانان کا لحاظ کرکے عدالت نے عبور دریائے شور کی سزا تجویز کی۔ مسٹر تلک کی سزایابی پر افسوس ہے کاش وہ اپنی لیاقت اور قابلیت سے کوئی ایسا کام کرتا۔ جو اس کے اور اس کے پیروؤن کے حق مین مفید ہوتا۔

مسٹر تلک کی اس سزایابی پر سوگ کرکے صوفی امبا پرشاد۔ اجیت سنگھ اور لال چند فلک نے فقیری لباس پہن لیا۔ اس حرکت سے ملک اور اہل ملک کو کیا حاصل ؟ کیون یہ لوگ ایسی حرکات کرتے ہین۔ جو اہل وطن کے لئے کچھ بھی مفید نہین :۔

رسالہ تشحیذ الاذہان یہ رسالہ جیسا کہ پہلے بھی لکھا گیا ہے حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب خلف الرشید سیدی و مولائی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایڈیٹری سے نکلتا ہے اور اس کی اشاعت کی غرض جہان اسلام کی صداقت کو ظاہر کرنا ہے۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی حقانیت کو ذہن نشین کرنا ہے۔ وہان یہ بھی ہے۔ کہ اپنی قوم کے نوجوانون کو خدمت اسلام کے لئے آمادہ کیا جاوے۔ اور انہین تحریری اور تقریری طور پر اسلام کی حقانیت کے اظہار کی جرأت دلائی جاوے۔ یہ رسالہ کسی خاص شخص کی ملکیت نہین اور نہ کسی کو اس کی آمدنی سے ذاتی تعلق ہے۔ اسلئے اس قسم کے رسالہ کی اشاعت کثرت سے ہونی چاہئے حضرت حجۃ اللہ کی وفات پر صاحبزادہ صاحب نے جو زبردست آرٹیکل مخالفین کے اعتراضون کے جواب مین لکھا ہے وہ قابل دید ہے۔ رسالہ کے لئے مینجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان کے نام درخواست کرو۔ یہ رسالہ ماہوار شایع ہوتا ہے۔ اسکا حجم ۴۸ صفحے ہوتا ہے۔ قیمت سالانہ صرف عہ۔

سب انسپکٹر بھیرہ بھیرہ ضلع شاہپور کو معلوم ہوتا ہے وہان کے احمدیون سے کوئی خاص دشمنی ہے۔ میرے پاس اس کی طویل شکایت پہنچی ہے کہ اسنے وہان کے احمدیون کو بلاکر سخت و سست کہنے کے علاوہ ایسی دھمکیان دی ہین۔ جو اس قابل نہین کہ ان پر پورا نوٹس لیا جاوے۔ واقعات کی تصدیق کے لئے ان شکایات کو فی الحال اشاعت سے روکا گیا ہے۔ لیکن اگر وہ شکایات درست ہین۔ تو کچھ شک نہین۔ کہ سب انسپکٹر صاحب کو جواب دینا پڑیگا۔ دراصل ایسے لوگ جو مذہبی تعصب کے زیر اثر کے نیچے ہوتے ہین خواہ کسی قوم اور فرقہ کے ہون۔ سخت خطرناک ہوتے ہین۔ احمدی قوم ملک بھر مین امن پسند اور بے ضرر قوم ہے مگر اسکے غریب افراد کو ایک متعصب سب انسپکٹر اسطرح پر ستاتا ہے۔ کہ وہ بھی آخر شکایت کرنے پر مجبور پائے جاتے ہین۔ معاملہ کی اہمیت اور میرا قومی فرض مجھے مجبور کرتا ہے کہ واقعات کو روز روشن لاکر انسپکٹر جنرل پولیس کے سامنے رکھون اسلئے مین ان شکایات کو بعد تصدیق ویح اخبار کرونگا۔ لیکن اتنا کہدینا بھی مناسب نہین ہے کہ کیا شاہپور کے سپرنٹنڈنٹ پولیس صاحب بہادر ایسے شخص کو بھیرہ مین رکھنا پسند فرماوین گے جو مذہبی تعصب اور مخالفت کی وجہ سے ایک غریب اور کمزور فرقہ کو ستانا اپنا فرض سمجھے بہتر ہے سب انسپکٹر صاحب ہی اپنا رویہ بدلدین۔ اور وہ اپنے فرض منصبی کے مقابلہ مین مذہبی اختلاف کی پرواہ نہ کرین۔

گورنمنٹ کے سررشتہ تار کے جدید انتظام کے رو سے قرار پایا ہے کہ اتوار کے روز اور سرکاری تعطیلات کو ڈیفرڈ قسم کا کوئی پیغام قبول نہین کیا جاویگا۔ اور بعض درجہ دوم کے سٹیشنون پر جہان کام تھوڑا ہے رات کو پیغام تار قبول نہین کرینگے ایسے مقامات کی فہرست عنقریب شایع کی جائے گی :۔

کابل کی خبر ہے کہ امیر صاحب وہان ایک کارخانہ پارچہ بافی کا جاری کرنا چاہتے ہین۔ اور اگر یہ چلگیا۔ تو واقعی معقول فائدہ ہوگا۔ افغانستان مین اون بافراط میسر آتی ہے اور اسکی مقدار ہندوستان مین لائی جاتی ہے پچھلے سال اُن کی قیمت سستی تھی۔ اسباعث قندہار مین ذخیرے کھپرے ہوئے ہین بہرحال یہ کارخانہ مفید ثابت ہوگا :۔

مذہبی دنیا پر سرسری نظر

بشپ لیفرائے انڈیا کی بے چینی پر

بشپ لیفرائے کے نام سے الحکم کی اخبار خوان دنیا خوب واقف ہے یہ وہی بشپ صاحب ہیں جن کو سلسلہ عالیہ احمدیہ سے متعدد مرتبہ زک اٹھانی پڑی۔ آخر حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود نے جب مقابلہ کی دعوت کی تو آپ نے باوصفیکہ انگریزی اور دیسی پریس نے انہیں غیرت دلائی۔ گریز ہی کی۔ آجکل آپ لندن میں وارد ہیں۔ اور ایک کانفرنس میں شریک ہیں جہان دنیا کے تمام انگریز بشپ جمع ہیں بشپ لیفرائے نے اپنی تقریر کے دوران میں انڈیا کی بے چینی پر گفتگو کرتے ہوئے جو رائے دی ہے اسکا خلاصہ یہ ہے کہ مغربی تعلیم اور اثر نے مشرقی مذاہب اور عقاید کی بنیاد کو ہندوستان میں کھوکھلا کر دیا ہے اور چرچ کے لئے موقعہ ہے کہ ہندوستان کو عیسائی کرے۔ بشپ صاحب کا مذہبی خیال کے لوگون کے سامنے اس قسم کی تقریر کرنا کوئی انوکھی بات نہیں ہمارے صوبہ کے کسی زمانہ کے لاٹ صاحب ینگ نام نے لنڈن میں کئی سال گذرے۔ ہندوستانی وفاداری کی ایک ہی صورت بتائی تھی۔ کہ وہ عیسائی ہو جائیں۔ اب بشپ لیفرائے ہندوستان کی بے چینی سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ کہ گویا ملک عیسائی ہونے کو آمادہ ہے۔ اس خوش فہمی کی جسقدر داد دیجاوے وہ کم ہے کیا موجودہ ایجی ٹیشن کی حالت انگریزون اور ان کے مذہب سے نفرت کا سبق دیتی ہے یا الفت کا واقعات خود ثابت کر دینگے کہ بشپ لیفرائے کی رائے کو کیا درجہ دینا چاہیے اور اس کی اصابت کے لئے گذشتہ دس سال کا تجربہ اچھا معیار ہے:۔

تاریخ مذاہب کی کانفرنس

یہ زمانہ جد و جہد اور کانفرنسون کا زمانہ ہے۔ یورپ میں باوجودیکہ مذہب کی طرف سے پوری بے پرواہی برتی جاتی ہے۔ اور دن بدن مذہب انحطاط کی طرف جا رہا ہے پھر اواخر میں ایک کانفرنس بمقام اکسفورڈ ہونیوالی ہے اور دنیا کے مختلف حصون سے اس مضمون کے متعلق تقریباً ایکسو کاغذات پڑھے جائیں گے یہ کانفرنس ایک وسیع پیمانہ پر ہوگی اور برطانیہ کی یونیورسٹی میں مطالعہ مذہب کے متعلق کانگرس خاص طور پر مدد دیگی۔ یہ حالات اسلام کے لئے بہت خوش کن ہیں کیونکہ جسقدر مذاہب کی تحقیق کا شوق بڑھے گا۔ اسی قدر اسلام کی خوبیان اور صداقت ظاہر ہوگی۔

عیسائی یونیورسٹی

کی نسبت جو عرصہ سے زیر تجویز تھی طے پا گیا ہے۔ کہ سیرام پور (بنگال) میں قایم کی جائے بپٹسٹ مشن (کلکتہ) جو ہندوستان میں قدیم ترین مسیحی مشن ہے۔ اس تجویز کا اصلی مرکز ہے کیونکہ پیشتر سے اسی مشن کا ایک کالج وہان موجود تھا۔ اب یہی کالج ۳۵ لاکھ کے صرف سے یونیورسٹی کے درجہ تک صعود کریگا۔ اور تمام صرف انگلستان کے مشن سے موصول ہوگا۔

ہمارا لکھنوی معاصر ہندوستانی لکھتا ہے۔ کہ اس یونیورسٹی کے قیام کا مقصد حقیقی مسیحی مذہب کے الہیات کی تعلیم ہے عام تعلیم ضمناً ہوگی۔ اور اسکی ڈگریان بدستور بنگال یونیورسٹی سے حاصل کی جائینگی۔ پس جب ایک محض مذہبی یونیورسٹی کے لئے موجودہ مسیحی انگلستان ۳۵ لاکھ دینے کے لئے قدم بڑھاتا ہوا نظر آتا ہے تو پھر اس سرگرمی کے بعد کون کہہ سکتا ہے۔ کہ یورپ میں مسیحی مذہب کا جوش روبہ تنزل ہے؟"

مگر ہم کو حیرت ہے کہ ہمارے ذی علم اور وسیع النظر دوست نے نتیجہ نکالتے ہوئے ایسی عاجلانہ رائے کیونکر قایم کی۔

کیا یہ سچ نہیں ہے کہ سامنے کی ہر موجود شے ہر منور آنکھ کو یکسان نظر آئیگی؟ اگر سچ ہے تو ہم اپنے دوست کو اس سوال پر توجہ دلانے کی تکلیف دیتے ہیں کہ کیا وہ سینکڑون تصنیفات ان ہزارون مضامین اور ان بیسیون پبلک کوششون سے بیخبر ہیں۔ جو ہم کو مجبور کرتی ہیں۔ کہ یورپ میں ایک مسیحی طاقت کو ایک ایسا زرین خول تسلیم کر لیں۔ جسکے اندر کچھ بھی نہیں ہے۔ اگر بیخبر نہیں ہیں تو صرف ۳۵ لاکھ کی اعانت کی خبر سنکر اسقدر گھبرا کیون گیا ہے؟

مسیحیت

اب ایک ایسے جسم سے زیادہ نہیں جو ایک مدت کی زندگی بسر کر لینے کے بعد اپنی آخری گھڑیون کی سسک دکھا کر ایک عبرت کا پائدار اثر دلون پر چھوڑ جانیوالا ہے۔ ہمارے معاصر کو چاہیے کہ بالخصوص فرانس اور جرمنی کی حالت پر نظر ڈالے یورپ کہتے ہوئے اس غلطی میں نہ پڑ جائے کہ اس کی حالت کا اندازہ کرنے کے لئے صرف انگلستان کا آئینہ ہی کافی ہے۔ ہرنل سیمان۔ برڈن کیون فلا مایون اور بالخصوص اگسٹ کونٹ کی تصنیفات اور مقالات کا مطالعہ تبلا سکتا ہے کہ یورپ کی مادیت اور جدید اکتشافات علمیہ سے انیس سو برس کا بہ کسی زمانہ میں مشہور مذہبی دیوتا کس وجہ سے منفور ہوا ہے۔ اخر الذکر مصنف اپنی ایک تصنیف میں جو نظام سیاست کے موضوع پر بمطابقت فلسفہ حسی مرتب کی گئی ہے لکھتا ہے۔ کہ

کچھ نہیں یہ ایک درد انگیز رنج ہے جس میں ہم عالم زندگی بسر کر رہے ہیں۔ مذہب کی ہم نے سب سے پہلے اپنی سوسائٹی کے عین وسط میں حقارت کی اور کہا کہ اسے نکالدو اخلاق اعلی کو مذہب کا نتیجہ قرار دینا گویا بالکل کسی تھیٹر کا ڈرامہ ایکٹ ہے۔ مگر ہم اس جمہوری خیال سے بالکل استغنا کے ساتھ چشم پوشی کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ جس ہی چیز کی تم حقارت کر چکے ہو۔ وہ روما کے ایک قدیم خیال کے بموجب اس امر کا صاف شگون ہے۔ کہ ایک چیز ہی تم سے آجکل میں رخصت ہو جانیوالی ہے۔ (دیکھئے اخلاق حقیقی)

یورپ میں تو مذہب نے ایک عجیب کشمکش اور الجھاؤ پیدا کر رکھا ہے دنیا جانتی ہے کہ جب تک یورپ مسیحیت کے دام میں رہا۔ جہالت کے دیو کی پرچھایاں کہا کہا کر بہکتا رہا۔ لیکن جون ہی آفتاب علم طلوع ہوا اور استبداد وشخصیت کے ساتھ ارباب مذہب کی غلامی سے نجات پائی معاً ایک ایسا نیا دور شروع ہو گیا۔ جسکی نظیر ادوار قدیمہ میں نہیں مل سکتی اب تو یورپ جس میں انگلستان بھی داخل ہے۔ مذہب کو سوسائٹی کے عام تہذیبی قوانین کی طرح برتتا ہے اسکے شاندار گرجے خوبصورت عورتون سے بھری ہوئی گیلریان اور آرگن کی دلفریب آواز بلاشبہہ اثر انگیز ہوتی ہیں۔ مگر یہ سب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ مذہب و اخلاق کی جب کبھی حکومت ہوتی ہے۔ تو دل پر ہوتی ہے۔ کشادہ سڑکون پر رومی طرز عمارت کو یاد دلانے والے کلیسا پر نہیں ہوتی۔ اصلی بات تو یہ ہے کہ مسیحیت تو علم وعقل کا ساتھ دے ہی نہیں سکتی بائبل کی تعلیم کو جو شخص بیسوین صدی میں موثر سمجھتا ہے اس کی مثال بالکل اس شخص کی سی ہے جو کلیلہ ودمنہ کے اخلاقی قصص کو موجودہ زمانہ میں حقیقی اور اصلی سواد دینے کے لئے طیار نظر آئے۔ اور اسکو بیان واقعہ سمجھے۔ (دو جمیل)

عیسائیت کی ترقی کی نئی سبیل

امریکن پیر کلیسیا نے عیسائیت کی ترقی اور گرجاؤن کی رونق بڑھانے کے لئے ایک جدید سکیم تجویز کی ہے۔ اور وہ ایسی قابل شرم ہے کہ اس کا ذکر بھی نامناسب ہوتا لیکن یہ دکھانے کے لیے کہ عیسویت کے حاملان تابوت کی حالت کس درجہ تک گر گئی ہے اس خبر کا لکھدینا ضروری ہے۔ شکاگو کے گرجا میں عشقبازی کے کمرے بڑھائے گئے ہیں۔ یہ پر تکلف پردے نظر فریب ہیں دیکھا اور بے اختیار جی چاہا کہ اندرونی لطف حاصل کئے جائیں۔ اندرونی آراستگی اور بھی غضب ہے۔ انمیں دھیمی روشنی بجلی کی ہلکا رنگ لئے ہوئے ہے کہ حسن و عشق کے راز و نیاز کی رازدار ہے۔ پیر کلیسیا کا یہ خیال ہے۔ کہ یہی لگاؤ نوجوان کو کلیسا لا سکتا ہے۔ خلوت کے کمرے رہبری کرینگے۔ کہ وہ کلیسا کے فرائض ادا کرنے کے خوگر ہوتے جائیں جب عبادت سے جی گھبرائے تو مجازی کیفیت سے طبیعت کو تازگی بخشیں کیا یہ شرمناک طریق عیسائی گرجون کی رونق بڑھائیگا یا انکو بالکل نیست و نابود کر دیگا۔ اصل بات یہ ہے کہ کفارہ مسیح پر ایمان ہو تو عیسائی مذہب کے رو سے گناہ ہی نہیں رہ سکتا۔ پھر کیون سو گرجون کو اس مقصد کے لئے کام میں نہ لائیں۔ شرم!

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان

از دفتر سکرٹری نمبر ۱۳۴۴ مورخہ ۲۱ جولائی ۱۹۰۸ء - بنبر رسید
بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب الحکم - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اطلاع

چوہدری محمد حسین صاحب گرداور قانونگوئی سکنہ سیالکوٹ نے چھ ماہ کی رخصت حاصل کی ہوئی ہے۔ آپکو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑا اخلاص ہے یوں تو خدا کے فضل سے ضلع سیالکوٹ کی ساری جماعت دینی خدمات کی بجا آوری میں سبقت لیجانے میں مشہور ہے۔ مگر منجملہ انکے چوہدری صاحب موصوف کو بھی اس بات کا بہت دلی جوش ہے۔ کہ کوئی دینی خدمت ان سے ہوجائے چنانچہ آپ کی بڑی خواہش یہ تھی۔ کہ یہ رخصت کے ایام ضایع نہ ہوویں ان میں کوئی دینی خدمت ہوجائے۔ اسوجہ سے انہوں نے اول تو ضلع سیالکوٹ میں بغرض فراہمی چندہ و تبلیغ دورہ کیا اور باقی وقت کے لئے صدر انجمن احمدیہ نے انکی دلی خواہش کے مطابق اجازت دی ہے کہ دیگر اضلاع میں بھی وہ بغرض تبلیغ و فراہمی چندہ دورہ کریں۔ چنانچہ چوہدری صاحب نے بمعہ ڈاکٹر احمد حسین صاحب ضلع لائلپور و سرگودہ کا دورہ شروع کیا ہے اسی طرح وہ انشاء اللہ تعالےٰ دیگر اضلاع کا دورہ بھی فرماوینگے اس دورہ میں سب سے مقدم مدرسہ دینیہ کے لئے چندہ فراہم کرنا ہوگا جو حضرت اقدس کی یادگار میں قایم ہوگا۔ اور اسکے ساتھ دیگر مدات کے لئے بھی چندہ فراہم کرینگے احمدی احباب کو یکمشت چندوں سے اور ماہوار چندوں سے امداد سلسلہ کرنی چاہیے۔

اسکے متعلق صدر انجمن احمدیہ کی تمام سکرٹری صاحبان شاخہائے انجمنہائے احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ چوہدری صاحب کی مدد کریں اور اگر ضرورت ہو تو سکرٹری صاحب ضلع کا کوئی واقف آدمی ساتھ کردیں جس سے انہیں سہولت ہو۔

خلیفہ رشید الدین

خوشخبری

میری نہایت ہی مکرم اور عزیز بھائی شیخ غلام احمد صاحب نومسلم کے نام سے الحکم کی اخبار خوان دنیا واقف ہے یہ ایک غیور اور مستعد احمدی مسلمان ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شیخصاحب کے متعلق جو فال رشک رائے ظاہر فرمائی تھی وہ شایع ہو چکی ہے۔ شیخ صاحب اپنی زندگی اشاعت سلسلہ میں خرچ کرنا چاہتے ہیں انہوں نے حضرت اقدس کی زندگی ہی میں تبلیغ کے لئے سفر کیا تھا۔ اب وہ بہت جلد پھر اسی مقصد کے لئے سفر کرنا چاہتے ہیں احباب ان کو اس غرض کے لئے جہاں وہ پہنچیں۔ مدد دیں انکے لئے ایسے مکان کا انتظام کردیں جہاں وہ لیکچر دے سکیں۔

آخر قادیان نوٹیفائیڈ ایریا قرار دیا گیا۔ اور مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ لالہ شرمپت رائے اور مرزا نظام الدین صاحب اسکے ممبر قرار پائے ۱۸ جولائی ۱۹۰۸ء کو اسکا پہلا اجلاس بہ صدارت جناب ملک قادر بخش صاحب تحصیلدار بٹالہ قادیان میں ہوا۔ چند ابتدائی اور ضروری امور طے پائے۔ آیندہ رقبہ مشتہرہ ہونے کی حیثیت سے قادیان کی عام حالت میں کیا تبدیلی ہوگی وہ تو وقت ہی معلوم ہوگا مگر اس میں شک نہیں۔ کہ قادیان کی عام حالت صفائی اب سے بہتر صورت پیدا کریگی اور گلی کوچوں میں پختہ فرش لگایا جاویگا۔ نالیوں کی اصلاح ہوگی۔ اور عام روشنی کا انتظام ہوگا۔ ملک صاحب ایک بیدار مغز اور با اخلاق انسان ہیں۔ اپنے فرایض اور نازک ذمہ داریوں کو ادا کرتے ہوئے رعایا کی بہتری اور بھلائی کا خیال ان کے مدنظر رہتا ہے +

۲۰ جولائی ۱۹۰۸ء کو کنور رگھبیر سنگھ صاحب بیرسٹر ایٹ لا ای۔ اے سی گورداسپور دورہ کی تقریب پر آئے ہوئے ڈلہ سے قادیان تشریف لائے۔ کنور صاحب کپورتھلہ سٹیٹ کی رائل فیملی سے تعلق رکھتے ہیں اور مذہباً عیسائی ہیں۔ وہ ایک شریف اور تعلیم یافتہ نوجوان ہیں۔ خیالات سنجیدہ اور طبیعت ملنسار ہے فی الحقیقت اس قسم کے عہدہ دار رعایا کے لئے بہترین حاکم ہوتے ہیں۔ میں فی الحال اس سے زیادہ انکی نسبت کچھ نہیں کہہ سکتا۔ آپ نے مدرسہ تعلیم الاسلام اور سلسلہ کی دوسری انسٹیٹیوشنز کو نہایت شوق اور دلچسپی سے دیکھا۔ اور بزرگان ثبت خصوصاً حضرت خلیفۃ المسیح سے مل کر بہت محظوظ ہوئے۔

دو مفید رسالے

رسالہ ثبوت واجب الوجود۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایک دہریہ کے اعتراضات کا لطیف اور فلسفیانہ جواب جس میں آریہ سماج کے بعض اصولوں کی حقیقت بھی کھول کر بتائی ہے۔ قیمت ۱؍ رسالہ تدبیر۔ اسمیں مسئلہ تقدیر کی حقیقت بیان کی ہے اور تدبیر و تقدیر کے فلسفہ پر بحث کی ہے۔ قیمت ۱؍ دونوں رسالے بٹالہ ضلع گورداسپور سے [illegible] سے مل سکتے ہیں

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت الحمد للہ اچھی ہے۔ اور درس قرآن مجید اور درس حدیث شریف کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہل بیت اور متعلقین کی صحت کی خبر خوشی کا موجب ہے۔

۳۔ مدرسہ تعلیم الاسلام گرمی کی تعطیلات کے بعد ۱۸ جولائی ۱۹۰۸ء کو کھل گیا ہے۔ طالب علم آ گئے ہیں اور آ رہے ہیں۔ مدرسہ دینیہ کی سکیم اور اس کے اجرا کا سوال مجلس کے سامنے ہے۔

۴۔ بارش اچھی ہوگئی ہے۔ اور ابھی بادل گھرے ہوئے ہیں

۵۔ [illegible] ہی امروہہ میں تبلیغ کر رہے ہیں آپکے ہمراہ حافظ احمد اللہ خان اور مولوی محبوب الرحمان بنارسی بھی ہیں۔ وہاں آپکے پرزور خطبے ہوئے۔ اور مخالفین پر اتمام حجت ہوا +

قادیان میں ہوس ٹیکس

چونکہ قادیان نوٹی فائیڈ ایریا قرار دیا جاچکا ہے۔ اس لئے اخراجات ضروریہ کیلئے باشندگان پر ہوس ٹیکس لگایا گیا ہے جس کی وجہ سے قادیان کے رہنے والوں میں ایک گھبراہٹ پائی جاتی ہے ہوس ٹیکس اگرچہ اول اول جب یہاں نوٹی فائیڈ ایریا کی تجویز کی گئی تھی تو باشندگان کو بتا دیا گیا تھا۔ کہ اغراجات مثلاً صفائی و روشنی وحفاظت وغیرہ کے پورا کرنے کے لئے ہوس ٹیکس لگانا پڑے گا۔ اور ہوس ٹیکس کا مفہوم بھی بتا دیا گیا تھا۔ اسوقت باشندگان نے منظور کیا تھا چنانچہ مثل میں یہ امر صراحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے جہاں تک مجھے باشندگان قادیان کے خیالات معلوم کرنے کا موقع ملا ہے۔ اور مختلف فرقوں کے سرکردہ آدمیوں نے مجھے بیان کیا ہے۔ نفس ہوس ٹیکس کے ان منافع کے مقابلہ میں جو ان کو پہنچانے مقصود بتائے گئے ہیں برا نہیں سمجھتے۔ لیکن جس طرز پر یہ تشخیص ہوئی ہے اس کے متعلق انہیں اعتراض ہے۔ اور یہ اعتراض ایک حد تک معقول اور مضبوط ہے ہوس ٹیکس کی جو فہرست منظور ہوکر آئی ہے معلوم نہیں۔ وہ کس وقت طیار ہوئی۔ اور کس نے کی؟ اتنا تو بہرحال کہا جاسکتا ہے۔ کہ جب قادیان

لہ ذیل کے مقامات کا دورہ کریں گے۔ امرتسر - مجلد والہ - جالندھر - بنگہ - کریام - کاٹھ گڑھ - راہوں - لدھیانہ - مالیر کوٹلہ - نابھہ - پٹیالہ - انبالہ - سہارنپور - دیوبند - مظفر نگر - میرٹھ - دہلی - شاہجہانپور - رام پور - بریلی - [illegible] - الہ آباد - [illegible] حیدرآباد دکن

کے نوٹی فایڈ ایریا قرار دئیے جانے کی ابتدائی تجاویز کے وقت یہ فہرست طیار ہوئی ہوگی - یہ وہ وقت تہا - جب کہ قادیان مین طاعون کا حملہ نہین ہوا تہا - اور فہرست قیاسی طور پر طیار کی گئی ہوگی - پس عقل باور نہین کرتی کہ اتنے سال پیشتر کی طیار شدہ فہرست اب کیونکر کار آمد ہو سکتی ہے اس فہرست مین بعض ایسے لوگون کے نام درج ہین جو فوت ہو چکے ہین - اب ان کا ہوس ٹیکس کہان سے وصول کیا جاوے - ہوس ٹیکس جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے مکانات پر ہونا چاہئیے - نہ کہ حیثیت کے پہلو سے لگایا جاوے - لیکن اگر حیثیت کا سوال بہی زیر نظر ہو تو اس لحاظ سے بہی یہ فہرست ناکمل اور قابل ترمیم ہے بعض ایسے لوگ جو چوکیدارہ بہی بمشکل دے سکتے ہین تو ان پر ہوس ٹیکس کے کئی روپیہ لگا دئیے گئے ہین اس سے لوگون مین بے چینی اور گہبراہٹ پہیلی گی مین اس نوٹی فایڈ ایریا کا موید اور محرک ہون - لیکن میری نظر مین ہوس ٹیکس کی فہرست از سر نو مرتب اور مکمل ہونی چاہئیے - اور مین امید کرتا ہون - کہ جناب ملک قادر بخش صاحب تحصیلدار بٹالہ جو رعایا کے فیلنگس کو پورے طور پر نگاہ رکہتے ہین - اور جن کی شرافت اور وسعت اخلاق کے تمام لوگ مداح ہین - میری اس تحریر پر توجہ فرمائین گے جو قادیان کے باشندون کے خیالات کا اظہار ہے ملک صاحب بمشورہ دیگر معزز ممبران یہ رپورٹ کر سکتے ہین کہ چونکہ اس فہرست کو مرتب ہوئے کئی سال گذر گئے ہین اور بعض آدمی اس مین سے فوت ہو چکے ہین - اسلئے اسکی ترمیم کی ضرورت ہے - اور جدید فہرست مرتب کرکے بہیجدی جاوے تو مجہے یقین ہے کہ ہمارے ضلع کے بیدار مغز ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر سپارش کرکے منظوری کے لئے اوپر بہیجدین گے اس طرح پر قادیان کی پبلک کو بہت کچھ شکر گذاری کا موقعہ ملے گا - مین اس امید کے ساتھ اس نوٹ کو ختم کرتا ہون کہ جب اس سال مین شروع سے الحکم کی تجاویز اور تحریرون پر نوٹس لیا گیا تو اس کو بہی قابل التفات سمجھ کر پورا نوٹس لیا جاویگا -

الحکم کا آنیوالا رنگ

حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد اگرچہ الحکم کے مقاصد اور اغراض مین کوئی فرق نہین آیا - لیکن مین یہ یقین کرنے کے وجوہات رکہتا ہون - کہ اس کے مقاصد کا دایرہ اور تکمیل اغراض کا احاطہ وسیع ہو گیا ہے اس سے پہلے لوگون کی خواہش اور غرض حضرت اقدس علیہ السلام کے ملفوظات آپکے ارشادات اور خدا تعالیٰ کی تازہ وحی کے پڑہنے اور سننے کے لئے محدود تہی - لیکن اب جہان ان مضامین کا سلسلہ گونہ بند ہو گیا ہے وہان اس امر کی ضرورت پیش آگئی ہے کہ اخبار جو قوم کی اصلاح کا ایک ذریعہ ہین - اور فی الواقع ایک طاقت ہین ان سے وہی کام لیا جاوے جسکے لئے وہ وضع ہوئے ہین - اسلئے مین وقتاً فوقتاً الحکم کے ذریعہ قومی ضروریات اور قومی کامون پر رائے زنی کرنے کی ضرورت سمجہونگا اور قوم کو اُن کے مفید یا مضر پہلوؤن سے بخیال خود آگاہ کرنے کی سعی کرونگا - انشاء اللہ العزیز اسکے یہ معنے نہین ہونے چاہئین کہ جو رائے ایڈیٹر اخبار ظاہر کرے اسے قطعی اور یقینی سمجہ لیا جاوے - اسلئے کہ یہ عزت اور یہ فخر صرف حضرت خلیفۃ المسیح کی رائے کو حاصل ہے ہم مین سے ہر ایک کا فرض ہے کہ آپکے حکم کو بلا عذر تسلیم اور واجب التعمیل سمجہین - الا قومی مشترکہ کامون پر ہر ایک کو اسکی بہتری کے پہلوؤن پر غور کرنی چاہئیے - اگر ہم اپنے پیش پا افتادہ ضروریات پر غور نہین کرین گے اور قوم کو ان کے مفاد اور مضار پہلوؤن سے آگاہ نہ کرین گے - تو شاید اپنے مقصد سے دور رہین گے قوم مین آزادی رائے کی قوت پیدا کرنا ضروری ہے - اور اس بات کی کبہی پرواہ نہین ہونی چاہئیے - کہ مخالف کیا کہتے ہین - پس اخبار الحکم کے آنیوالے رنگ مین ناظرین سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق قومی پالٹکس کے مضامین کا اکثر حصہ پائین گے - جس کی ضرورت اب اللہ تعالیٰ نے پیدا کر دی ہے -

سرپرستانِ الحکم کے نام

سال رواں کی پہلی ششماہی ختم ہو کر دوسری ششماہی کا بہی ایک مہینہ گذرنے کو ہے لیکن مین دیکہتا ہون - کہ ابہی تک اخبار کے سرپرستون کا بہت بڑا حصہ اخبار کی واجب الادا قیمت کا دیندار ہے - ایسے تغافل اور تساہل کا اثر جو کچہ اخبار کی حالت پر پڑ سکتا ہے - وہ ایک نمایان بات ہے گذشتہ جون کے آخر مین کچہ اسی قسم کی دقتون نے منہ دکہلایا - اسپر بہی کہا جاتا ہے - کہ اخبار کی روانگی مین تاخیر ہوتی ہے - یا بعض وقت اشاعت ہی ملتوی ہوتی ہے مین ایک عرصہ سے ایسی تحریکات کے نہ کرنے کا عادی ہو چلا ہون - اشاعت ڈبل کے لحاظ سے گویا اخبار کا سال ختم ہو چکا - مگر ابہی تک بہت سے دوستون کا اس کی قیمت کے ادا کرنے کی طرف توجہ نہ کرنا حیرت ناک امر ہے - مین چاہتا ہون کہ اخبار کے کاروبار کو پہر اپنے ہاتہ مین لون - اور ماتحت عملہ پر ہی اس کا بوجہ نہ رہنے دون - اسلئے اگر میرے محترم ناظرین اور سرپرست جنہون نے ہمیشہ اپنے قومی خادم کی حوصلہ افزائی کی ہے - اور اسکی تحریرون پر شکریہ اور مسرت کے خطوط بہیجکر اسے جوش دلایا ہے وہ میری اس تحریر پر توجہ فرمائین - اور اپنے اپنے ذمہ کی واجب الادا رقوم کو فوراً ادا کردین - اور مطبع کے بہیجے ہوئے وی - پی کی وصول کرکے مجہے شکر گذاری کا موقع دین اور کام کے کرنے کے لئے فرصت اور فراغت کا باعث بنین - لیکن اگر انہون نے عدم توجہی سے کام لیا - تو یاد رہے کہ وہ اس غفلت کے نتیجے کے لئے خود جوابدہ ہونگے اگر ایک قومی دیرینہ خادم کو کسی قسم کا نقصان مالی مشکلات کی وجہ سے ہوا - تو اس کے ذمہ دار بہر حال وہ آپ ہین - احباب ہی مین اُن سے جو میری تحریرون کے قدردان اور میری خدمات کے معترف ہین - یہ بہی کہنا چاہتا ہون ہر ایک ان مین سے کم از کم دو خریدار پیشگی قیمت دینے والے مہیا کرکے مجہے شکر گذاری کا موقع دین - ترسیل وی پی کا سلسلہ جاری کر دیا گیا ہے - اور جن احباب کے ذمے سال ہا سال کا بقایا ہے - اور ان مین سے بعض کے نام اخبار بند کیا گیا ہے اگر وہ از خود توجہ نہ فرمائین گے - تو مین مجبور ہونگا کہ بعض کو مشورہ کے ذریعے انہین توجہ دلاؤن - آخر مین مجہے امید ہے کہ مزید یاد دہانی کی حاجت نہ ہوگی - میرے معاون اسوقت اپنی توجہ سے میرا ساتہ دین - حسبی اللہ نعم المولیٰ و نعم الوکیل

(یعقوب علی ایڈیٹر الحکم)

اظہار رائے - مدت سے کئی رسالے اور کتابین ریویو کیلئے آئے ہوئے ہین مجہے افسوس ہے کہ اس سے پہلے کچہ نہین لکہ سکا اب انشاء اللہ جلد تر ان پر کچہ نہ کچہ لکہونگا -

دیو سماج کا عبد الغفور اور آریہ سماج کا دہرمپال - اس نام کا ایک رسالہ دیو سماج کی طرف سے مختون آریہ دہرمپال کے ان رسالوں کے جواب مین شایع کیا گیا ہے - جو اُس نے اگنی آسمانی گولہ وغیرہ نامون سے دیو سماج پر گندے اور ناپاک حملے کرکے شایع کئے تہے - اس رسالہ مین دہرمپال کی حقیقت کو طشت از بام کر دیا ہے اور نہایت متانت اور شرافت کے ساتہ اسکی اپنی ہی تحریرون کی بنا پر بتایا ہے وہ کس سپرٹ کا انسان ہے - میری رائے مین یہ کتاب سچ مچ ایک نصیحت بخش مطالعہ اور نتیجہ خیز مقابلہ ہے - اسکی قیمت ۲ ہے اور دیو سماج آفس لاہور سے ملے گی

پرماتما اور آتما - یہ کتاب ایک انگریزی تالیف کا ترجمہ ہے جسکو برہمو سماج لاہور نے چہاپ کر مشتہر کیا ہے - کتاب اچہے کاغذ پر خوبصورت چہاپی گئی ہے اور معہ قیمت پر منیجر برہمو سماج لاہور کے نام درخواست کرنے سے ملے گی -

طبع انوار احمدیہ مشین پریس قادیان مین باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی چہپکر شایع ہوا -